08

حضرت صالح علیہ السلام کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۸

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراھیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔ محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

جلد نمبر	عنوان	نمبر شمار
	تقریظ	۱
جلد۔۱	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	۲
جلد۔۱	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	۳
جلد۔۱	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	۴
جلد۔۱	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	۵
جلد۔۲	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	۶
جلد۔۳	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	۷
جلد۔۴	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	۸
جلد۔۵	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	۹
جلد۔۶	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	۱۰
جلد۔۷	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	۱۱
جلد۔۸	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	۱۲
جلد۔۹	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	۱۳
جلد۔۱۰	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	۱۴
جلد۔۱۱	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	۱۵
جلد۔۱۲	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	۱۶
جلد۔۱۳	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	۱۷
جلد۔۱۴	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	۱۸
جلد۔۱۵	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	۱۹
جلد۔۱۶	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	۲۰
جلد۔۱۷	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	۲۱
جلد۔۱۸	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	۲۲
جلد۔۱۹	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	۲۳

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰة دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷٤﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷٦﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸٤﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸٦﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات

حضرت صالحؑ ثمود کے بیٹے اور نوحؑ کے خاندان سے تھے۔ نوحؑ کے بیٹے سام، سام کے بیٹے ارم، ارم کے بیٹے عاتر، عاتر کے بیٹے ثمود اور ثمود کے بیٹے صالحؑ تھے۔ یہ مشہور ہے کہ صالحؑ پسر عبید پسر آصف پسر ماسخ پسر عبید پسر حاور پسر ثمود پسر عاتر پسر ارم پسر سام پسر نوحؑ تھے۔ صالحؑ اُس وقت مبعوث ہُوئے تھے جبکہ اُن کی عمر سولہ سال کی تھی اور وُہ اُن میں اس وقت تک رہے جبکہ اُن کی عمر ایک سو بیس سال تک پہنچی۔ حضرت صالحؑ اپنی قوم سے ایک مُدّت تک غائب رہے اور جب وہ غائب ہُوئے تھے اُس وقت وُہ نہ تو اتنے جوان تھے اور نہ ہی بڈھے۔ آپؑ کا جسم نہایت خوبصُورت اور قد میانہ تھا۔ جب اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو لوگوں نے آپ کو نہ پہچانا۔ آپ کی واپسی سے قبل لوگوں کی تین جماعت تھیں ایک گردہ انکار کرنے والا تھا اور کہتا تھا کہ صالحؑ زندہ نہیں ہیں اور نہ وُہ واپس آ سکتے ہیں، دُوسرا گردہ شک میں مبتلا تھا اور تیسرے گردہ کو یقین تھا کہ واپس آئیں گے۔ جب حضرتؑ واپس آئے تو پہلے اس جماعت کے پاس گئے جس کو شک تھا اور فرمایا کہ میں صالحؑ ہوں۔ لوگوں نے تکذیب کی اور گالیاں اور جھڑکیاں دیں اور کہا کہ صالحؑ کی شکل تمہاری طرح نہ تھی۔ پھر جو لوگ منکر تھے آپؑ اُن کے پاس گئے۔ اُن لوگوں نے بھی آپؑ کی بات نہ مانی اور سخت نفرت کا اظہار کیا۔ پھر آپؑ تیسرے گروہ کے پاس آئے جو اہل یقین تھے، آپؑ نے ان لوگوں سے کہا کہ میں صالحؑ ہوں۔ وُہ بُولے ہم کو ایسی نشانی بتاؤ جس سے

ترجمہ، بھلا تم کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (یعنی) نوح اور عاد اور ثمود کی قوم۔ اور جو ان کے بعد تھے۔ جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں (جب) ان کے پاس پیغمبر نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے مونہوں پر رکھ دیئے (کہ خاموش رہو) اور کہنے لگے کہ ہم تو تمہاری رسالت کو تسلیم نہیں کرتے اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے قوی شک میں ہیں (۹)

سورۃ ابراھیم

تمہارے صالحؑ ہونے میں ہم کو شک نہ ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ خدا خالق ہے اور ہر شخص کو جس صورت پر چاہے پھیر دیتا ہے۔ ہم کو صالحؑ کی نشانیوں کی اطلاع مل چکی ہے اور ہم پڑھ چکے ہیں جب کہ وُہ آئیں گے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ میں وُہ ہوں جو تمہارے لئے ناقہ لادونگا۔ اُن لوگوں نے کہا سچ کہتے ہو کیونکہ ہم اس علامت کو کتابوں میں پڑھ چکے ہیں۔ اب کہیے ناقہ کی علامت کیا ہو گی؟ فرمایا ایک روز پانی ناقہ کے واسطے مخصوص ہو گا اور ایک روز تمہارے لئے۔ ان لوگوں نے کہا ہم خدا پر اور ان باتوں پر جو آپؑ اُس کی جانب سے لائے ہیں ایمان لائے۔ اس وقت متکبّروں یعنی شک کرنے والوں کی جماعت نے کہا کہ تم لوگ جس بات پر ایمان لائے ہو ہم اُس کو نہیں مانتے۔ راوی نے پُوچھا کیا اس وقت اس قوم میں کوئی عالم تھا؟ فرمایا کہ خدا اس سے عادل تر ہے کہ زمین کو بغیر عالم کے چھوڑ دے۔ جب صالحؑ ظاہر ہُوئے تو اس وقت جس قدر عالم موجود تھے سب کے سب آپؑ کے پاس آئے۔ اس اُمّت میں علیؑ اور قائم منظر صلوات اللہ علیہما کی مثال صالحؑ کی سی ہے کہ آخر زمانہ میں دونوں حضرات ظاہر ہوں گے اس وقت بھی لوگوں کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ بعض ظاہر ہونے کا اقرار کریں گے اور بعض انکار۔ منقول ہے کہ رسُول خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ پہلے اشقیا میں شقی ترین کون تھا؟ عرض کی ناقہ صالحؑ کو پے کرنے والا۔ فرمایا تم نے سچ کہا، پھر فرمایا کہ بعد کے اشقیا میں سب سے زیادہ شقی اور بد بخت کون ہے عرض کی مجھے نہیں معلوم، فرمایا کہ وُہ شخص ہے جو تمہارے سر پر ضربت لگائے گا۔ عمار بن یاسر فرماتے ہیں میں اور علیؑ بن ابیطالب غزوہ عشیرہ میں خاک پر سوئے تھے کہ رسُول خدا نے ہم کو بیدار کیا اور فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو شقی ترین مروم سے آگاہ کروں؟ ہم دونوں نے کہا کہ ہاں یا رسُول اللہ۔ تو حضرت نے فرمایا ایک احمر ثمود (قوم ثمود کا سُرخ آدمی) جس نے ناقہ

ترجمہ، اور اے قوم! میری مخالفت تم سے کوئی ایسا کام نہ کرادے کہ جیسی مصیبت نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر واقع ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت تم پر واقع ہو۔ اور لوط کی قوم (کا زمانہ تو) تم سے کچھ دور نہیں ﴿۸۹﴾ سورۃ ھود

صالحؑ کے پاؤں قطع کئے اور دُوسرا وُہ جو یا علیؑ تمہارے سر پر ضربت لگائے گا جس سے تمہاری داڑھی خون میں رنگین ہو جائے گی۔اسی طرح یہ بھی روایت ملتی ہے کہ ایک مرتبہ رسُول خدا ﷺ علیؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے ہُوئے باہر نکلے اور فرمارہے تھے کہ اے گروہ انصار، اے گروہ فرزندان ہاشم و فرزندان عبد المطلب، میں محمد ﷺ ہوں اور خدا کا رسُول ہوں۔ یقیناً میں اس طینت سے مخلوق کیا گیا ہوں جو رحمت الٰہی کا محل ہے۔ میں تین یتیموں علیؑ، حمزہؑ، اور جعفرؑ کے ساتھ رہتا ہوں۔اس وقت ایک شخص نے کہا یا رسُول اللہ یہ لوگ آپ کے ساتھ قیامت میں سوار رہیں گے۔ فرمایا کہ تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے اس روز چار اشخاص "میں، علیؑ، فاطمہؑ اور صالحؑ پیغمبر کے سوا کوئی سوار نہ ہو گا۔ میں تو براق پر سوار ہوں گا،اور میری بیٹی فاطمہؑ میرے ناقہ عضبا پر اور صالحؑ ناقہ خدا پر جو پے کر دیا گیا،اور علیؑ بہشت کے ایک ناقہ پر سوار ہوں گے جس کی مہار یاقوت کی ہو گی اور وُہ حضرت یعنی علیؑ دو سبز حلے پہنے ہوں گے اور بہشت و دوزخ کے درمیاں جا کر کھڑے ہوں گے اس حالت میں کہ لوگ ایسی سختی اُٹھائے ہوں گے کہ ان کے تمام جسم پسینہ سے تر ہوں گے۔اس وقت عرش الٰہی کی طرف سے ایک ہوا چلے گی جو اُن کے پسینوں کو خشک کر دے گی۔ فرشتے اور پیغمبر اور صدیق کہیں گے کہ یہ سوائے ملک مقرّب اور پیغمبر مرسل کے کوئی نہیں ہے۔اس وقت ایک منادی ندا کرے گا یہ ملک مقرّب اور پیغمبر مرسل نہیں بلکہ یہ دُنیا و آخرت میں رسُول خدا ﷺ کا بھائی علیؑ ابن ابی طالب ہے۔

ترجمہ، اور ہم نے ثمود کی طرف اس کے بھائی صالح کو بھیجا کہ خدا کی عبادت کرو تو وہ دو فریق ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے ﴿۴۵﴾ صالح نے کہا کہ بھائیو تم بھلائی سے پہلے برائی کے لئے کیوں جلدی کرتے ہو (اور) خدا سے بخشش کیوں نہیں مانگتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۴۶﴾ وہ کہنے لگے کہ تم اور تمہارے ساتھی ہمارے لئے شگون بد ہے۔ صالح نے کہا کہ تمہاری بد شگونی خدا کی طرف سے ہے بلکہ تم ایسے لوگ ہو جن کی آزمائش کی جاتی ہے ﴿۴۷﴾ اور شہر میں نو شخص تھے جو ملک میں فساد کیا کرتے تھے اور اصلاح سے کام نہیں لیتے تھے ﴿۴۸﴾ کہنے لگے کہ خدا کی قسم کھاؤ کہ ہم رات کو اس پر اور اس کے گھر والوں پر شب خون ماریں گے پھر اس کے وارث (بقیہ اگلے صفحے پر

ایک روایت یہ بھی ہے کہ اصحاب رس دو گروہ تھے، ایک وہ ہیں جن کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے اور دوسرا گردہ وہ ہے جو بادیہ نشین تھے اور بھیڑ بکریوں کے مالک تھے۔ صالحؑ نے ان کی طرف ایک شخص کو اپنا رسُول بنا کر بھیجا تو اُن لوگوں نے اُس کو مار ڈالا۔ دُوسرا رسُول بھیجا تو اُس کو بھی اُن لوگوں نے مار ڈالا۔ پھر ایک رسُول بھیجا اور اس کی مدّد کے لئے ایک ولی کو بھی ساتھ کیا۔ رسُول کو اُن لوگوں نے مار ڈالا، ولی نے کوشش کی یہاں تک کہ حجت ان پر تمام کی۔ وہ لوگ کہتے تھے کہ ہمارا خدا دریا میں ہے کیونکہ وُہ دریا کے کنارے آباد تھے۔ اُن میں ہر سال ایک روز عید ہوتی تھی، اس روز دریا سے ایک بہت بڑی مچھلی نکلتی تھی وُہ لوگ اس کو سجدہ کرتے تھے۔ صالحؑ کے ولی نے اُن سے کہا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم مجھ کو اپنا پروردگار سمجھو، لیکن اگر وُہ مچھلی جس کی پرستش تم لوگ کرتے ہو میری اطاعت کرے تو کیا تم میری وُہ بات مانو گے جس کی میں تم کو دعوت دیتا ہوں؟ اُن لوگوں نے کہا "ہاں" اور عہد و پیمان کیا۔ غرض مچھلی باہر آئی جو چار مچھلیوں پر سوار تھی۔ جب اُن کی نظر اُس پر پڑی سب کے سب سجدہ میں گر پڑے۔ پھر صالحؑ کے ولی اس مچھلی کے پاس آئے اور اُس کو حکم دیا کہ میرے پاس خداوند کریم کے نام سے آ، خواہ تُو چاہے یا نہ چاہے۔ یہ سُن کر وُہ مچھلی اُتری۔ ولی نے کہا پھر ان مچھلیوں پر سوار ہو جا اور پھر آ، تاکہ اس قوم کو میرے بارے میں کوئی شک نہ رہے۔ پھر وُہ مچھلی ان چاروں مچھلیوں پر سوار ہوئی اور سب دریا سے باہر آئیں اور ولی صالحؑ کے پاس پہنچیں یہ دیکھ کر بھی سب نے تکذیب کی تو خدا نے ان کی طرف ایک ہوا بھیجی جس نے اُن کو اُن کے حیوانات سمیت دریا میں ڈال دیا۔ پھر ولی صالحؑ کو وحی پہنچی کہ اُس کنویں پر جاؤ جس کو وُہ لوگ رس کہتے تھے۔ انہوں نے اس میں بہت سونا اور چاندی

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، سے کہہ دیں گے کہ ہم تو صالح کے گھر والوں کے موقع ہلاکت پر گئے ہی نہیں اور ہم سچ کہتے ہیں ﴿٤٩﴾ اور وہ ایک چال چلے اور ان کو کچھ خبر نہ ہوئی ﴿٥٠﴾ تو دیکھ لو ان کی چال کا کیسا انجام ہوا۔ ہم نے ان کو اور ان کی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا ﴿٥١﴾ اب یہ ان کے گھر ان کے ظلم کے سبب خالی پڑے ہیں۔ جو لوگ دانش رکھتے ہیں، ان کے لئے اس میں نشانی ہے ﴿٥٢﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے تھے ان کو ہم نے نجات دی ﴿٥٣﴾ سورۃ النمل

چھپا رکھا ہے۔ وُہ اس کنوئیں پر پہنچے اور تمام خزانہ اس میں سے نکال کر اپنے اصحاب پر چھوٹے اور بڑے کو برابر برابر تقسیم کر دیا۔ ممکن ہے کہ وُہ وہی کنواں ہو جو فی الحال مکہ معظمہ کے راستے میں واقع ہے اور رس کے نام سے مشہور ہے۔

منقول ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جبرئیلؑ سے دریافت کیا کہ صالحؑ کی قوم کی ہلاکت کیوں کر ہُوئی؟ تو اُنھوں نے فرمایا کہ اُن کی قوم نے اُن کی کسی بہتر بات کو قبول نہ کیا۔ اُن کے ستّر (۷۰) بُت تھے جن کی وُہ لوگ پرستش کرتے تھے۔ جب حضرتؑ نے اُن کا یہ حال مشاہدہ کیا فرمایا کہ اے قوم یقیناً میں سولہ سالہ تمہاری طرف مبعُوث کیا گیا ہُوں۔ اور اس وقت ایک سو بیس سال کی عمر تک پہنچا۔ میں دو باتیں تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یا تم مجھ سے سوال کرو اور میں اپنے خدا سے عرض کروں کہ جو کچھ تم نے سوال کیا ہے وُہ قبول فرمائے۔ یا میں تمہارے خداؤں سے سوال کروں اگر وُہ میرے سوال کو قبول کریں، اور اگر تم یہ بھی نہیں مانتے، تو میں تمہارے درمیان سے چلا جاتا ہوں کیونکہ میں تم سے رنجیدہ ہوں اور تم مجھ سے دل تنگ ہو۔ ان لوگوں نے کہا اے صالحؑ تم نے یہ انصاف کی بات کی ہے اور وعدہ کیا کہ ایک روز صحرا میں چل کر اس کی آزمائش کریں گے۔ پھر وُہ گمراہ لوگ مقررہ اپنے بتوں کو ایک صحرا میں لے گئے جو شہر سے قریب تھا اور جب طعام و شراب سے فارغ ہُوئے تو صالحؑ کو بُلایا اور کہا کہ سوال کرو۔ صالحؑ اُن کے بڑے بُت کے پاس آئے اور پُوچھا اس کا نام کیا ہے۔ اُن لوگوں نے بتلایا

ترجمہ، اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ (تو) صالح نے کہا کہ اے قوم! خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک معجزہ آ چکا ہے۔ (یعنی) یہی خدا کی اونٹنی تمہارے لیے معجزہ ہے۔ تو اسے (آزاد) چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں چرتی پھرے اور تم اسے بری نیت سے ہاتھ بھی نہ لگانا۔ ورنہ عذابِ الیم میں تمہیں پکڑ لے گا ﴿۷۳﴾ اور یاد تو کرو جب اس نے تم کو قوم عاد کے بعد سردار بنایا اور زمین پر آباد کیا کہ نرم زمین سے (مٹی لے لے کر) محل تعمیر کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو ﴿۷۴﴾ تو ان (بقیہ اگلے صفحے پر)

تو حضرتؑ نے اُسی نام سے اُس بُت کو پکارا۔ اُس نے جواب نہ دیا تو صالحؑ نے پُوچھا کہ یہ جواب کیوں نہیں دیتا؟ لوگوں نے کہا کہ دُوسرے بُت کو آواز دیں تو اُس نے بھی جواب نہ دیا۔ اسی طرح تمام بُتوں کے نام لے کر آواز دی اور کسی ایک نے جواب نہ دیا تو صالحؑ نے فرمایا کہ اے قوم تم نے دیکھ لیا کہ میں نے تمہارے تمام خداؤں کو آواز دی لیکن کسی ایک نے بھی جواب نہ دیا، اب مجھ سے سوال کرو تاکہ میں اپنے خدا سے دُعا کروں وُہ اسی وقت تمہاری بات قبُول کرے گا۔ اُن لوگوں نے بُتوں کو پکارا اور کہا کہ کیوں تم لوگوں نے صالحؑ کا جواب نہیں دیا۔ پھر بھی کوئی جواب نہ ملا۔ تب انہوں نے صالحؑ سے کہا کہ تم کچھ دیر کے لئے الگ ہو جاؤ اور ہم کو ہمارے خداؤں کے ساتھ چھوڑ دو، یہ سُنکر صالحؑ علیٰحدہ ہو گئے۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو فرش پر پھینک دیا اور اُن بُتوں کے سامنے خاک پر لوٹنے لگے اور کہا کہ اگر آج صالحؑ کا جواب نہ دوگے تو ہم لوگ ذلیل ہو جائیں گے۔ پھر صالحؑ کو بُلایا اور کہا کہ اب سوال کرو تو یہ بُت جواب دیں گے۔ پھر صالحؑ نے سوال کیا اور کوئی جواب نہ آیا تو آپؑ نے فرمایا کہ تمام دن گذر گیا اور یہ سب میرا جواب نہیں دیتے ہیں۔ اب تم سوال کرو تاکہ میں اپنے خدا سے عرض کروں اور وہ اُسی وقت میری بات کو قبول فرمائے گا۔ یہ سُن کر اُن لوگوں نے اپنے سرداروں اور بزرگوں سے ستر آدمی انتخاب کئے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کی قوم میں سردار لوگ جو غرور رکھتے تھے غریب لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لے آئے تھے کہنے لگے بھلا تم یقین کرتے ہو کہ صالح اپنے پروردگار کی طرف بھیجے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں جو چیز دے کر وہ بھیجے گئے ہیں ہم اس پر بلاشبہ ایمان رکھتے ہیں ﴿۷۵﴾ تو (سرداران) مغرور کہنے لگے کہ جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے ﴿۷۶﴾ آخر انہوں نے اونٹی (کی کونچوں) کو کاٹ ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے کہ صالح! جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے تھے اگر تم (خدا کے) پیغمبر ہو تو اسے ہم پر لے آؤ ﴿۷۷﴾ تو ان کو بھونچال نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ﴿۷۸﴾ پھر صالح ان سے (ناامید ہو کر) پھرے اور کہا کہ میری قوم! میں نے تم کو خدا کا پیغام پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی مگر تم (ایسے ہو کہ) خیر خواہوں کو دوست ہی نہیں رکھتے ﴿۷۹﴾

اور کہا کہ یہ لوگ آپؑ سے سوال کرے گے۔ حضرتؑ نے کہا سب اس پر راضی ہیں یا نہیں؟ سب نے کہاہاں۔ اگراس جماعت نے تمہاری بات مان لی توہم سب کو بھی منظور ہے۔ پھراُن ستر آدمیوں نے کہااے صالحؑ ہم تم سے سوال کرتے ہیں اگر تمہارے پروردگار نے قُبول کرلیا تو ہم تمہاری بات مان لیں گے اور تمام شہر والے بھی اطاعت کرلیں گے۔ حضرت صالحؑ نے اُن سے کہا کہ جو چاہو سوال کرو۔اُن لوگوں نے ایک پہاڑ کی طرف اشارہ کیاجو نزدیک تھااور کہا کہ اے صالحؑ آؤاس پہاڑ کے نزدیک چلیں اس جگہ ہم سوال کریں گے۔ جب اس پہاڑ کے نزدیک پہنچے تو کہنے لگے کہ اے صالحؑ اپنے پروردگار سے سوال کروکہ اسی وقت اس پہاڑ سے ایک بہت سُرخ بالوں والی اُونٹنی جو اتنی بڑی ہو کہ دس ماہ کااُسے حمل بھی ہو اور ایک پہلو سے دُوسرے پہلو تک ثلث فرسخ لانبی ہو باہر لادے۔ حضرت صالحؑ نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی چیز کا سوال کیاجو میرے لئے تو دُشوار ہے مگر میرے پروردگار کے لئے سہل اور آسان ہے۔ صالحؑ نے خدا سے دُعا کی تو اُسی وقت پہاڑ شگافتہ ہُوااور ایک سخت آواز پیداہُوئی پھر نزدیک تھا کہ جس کی شدّت سے عقلیں زائل ہو جائیں اور پہاڑ کو ایسا اضطراب ہُوا جیسے ولادت کے وقت عورت بے چین ہوتی ہے۔ ناگاہ ناقہ کا سر اس شگاف سے ظاہر ہُوا۔ ابھی پوری گردن باہر نہ آئی تھی کہ اس نے بولنا شروع کیا۔ پھر تمام بدن باہر آیااور ٹھیک طور سے وُہ استادہ ہُوئی جب اُن لوگوں نے یہ عجیب حالت مشاہدہ کی کہنے لگے کہ تمہارے پروردگار نے کس قدر جلد تمہاری بات قبول کرلی۔اُب سوال کروکہ اس کا بچّہ بھی پیداہو۔ صالحؑ نے دُعا کی اُسی وقت ناقہ سے بچّہ جداہُوااوراس کے گرد پھرنے لگا۔اس وقت صالحؑ نے کہااے قوم کیاکچھ اور باقی ہے؟ان لوگوں نے کہانہیں۔اب آؤ

ترجمہ،اور (وادی) حجر کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی ﴿۸۰﴾ ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں اور وہ ان سے منہ پھرتے رہے ﴿۸۱﴾ اور وہ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے (کہ) امن (واطمینان) سے رہیں گے ﴿۸۲﴾ تو چیخ نے ان کو صبح ہوتے ہوتے آپکڑا ﴿۸۳﴾ اور جو کام وہ کرتے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے ﴿۸۴﴾ سورۃ الحجر

اپنی قوم کے پاس واپس چلیں اور اُن کو جو کچھ ہم نے دیکھا ہے اُس سے آگاہ کریں تا کہ وُہ لوگ تم پر ایمان لائیں۔ پھر یہ لوگ واپس ہُوئے ابھی قوم کے پاس نہ پہنچے تھے کہ اُن میں سے چوسٹھ آدمی مرتد ہوگئے اور کہنے لگے کہ صالحؑ نے جادو کیا۔ لیکن چھ اشخاص ثابت قدم رہے اور کہتے تھے کہ جو کچھ ہم نے دیکھا حق تھا۔ بس اُن کے درمیان بات بڑھ گئی اور صالحؑ کی تکذیب کرنے والے پھر گئے اور ان چھ شخصوں میں سے بھی ایک شخص شک میں مبتلا ہوا اور آخر تک ان میں موجود رہا یہاں تک کہ ان لوگوں نے ناقہ کو پے کر دیا۔ راوی نے کہا میں نے شام میں اُس پہاڑ کو دیکھا کہ اس کا شگاف ایک میل ہے۔ ناقہ کے پہلو کی جگہ پہاڑ کے دونوں طرف باقی ہے جو اس میں اثر کر گئی تھی۔ سات مخلوق ایسی ہیں جو ماں کے پیٹ سے پیدا نہیں ہوئے ہیں، جس میں آدمؑ، حوّاؑ، گوسفند ابراہیمؑ، ناقہ صالحؑ، مار بہشت، وُہ کوّا جسے خدا نے اس لئے بھیجا کہ قابیل کو ہابیلؑ کے دفن کی تعلیم کرے اور ابلیس لعنۃ اللہ علیہ۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت صالحؑ کی قوم کا قصّہ اور اس اُمّت کے جاہلوں کی نصیحت کے بارے میں جگہ جگہ بیان فرمایا ہے جو کہ ہر صفحے کے آخر میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے اور ان آیات کریمہ کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ ثمودیوں نے ڈرانے والے پیغمبروں کو دروغ سے نسبت دی اور کہنے لگے کہ اگر ہم اپنے جیسے ایک انسان کی متابعت کریں تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ حق تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک نہیں کیا مگر پہلے پیغمبروں کو اُن کے پاس بھیجا تا کہ وُہ خدا کی حجت ان پر تمام کریں اسی طرح صالحؑ کی قوم پر بھی حجت کو پُورا کیا اور صالحؑ کو اُن کے طرف بھیجا اور اُنہوں نے اُن کو خدا کی طرف بُلایا لیکن ان لوگوں نے قبول نہ کیا بلکہ نہایت سختی کے ساتھ سرکشی کی اور کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ ہمارے لئے اس

ترجمہ، اور ہم نے نشانیاں بھیجنی اس لئے موقوف کر دیں کہ اگلے لوگوں نے اس کی تکذیب کی تھی۔ اور ہم نے ثمود کو اونٹنی (نبوت صالح کی کھلی) نشانی دی۔ تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم جو نشانیاں بھیجا کرتے ہیں تو ڈرانے کو ﴿۵۹﴾ سورۃ الاسراء

پتھر سے شتر مادہ باہر نہ لاؤ گے۔ وُہ لوگ اس پتھر کی تعظیم اور پرستش کرتے تھے اور ہر سال اس کے گرد جمع ہو کر قربانیاں دیا کرتے تھے۔ حضرت صالحؑ سے ان لوگوں نے کہا کہ اگر تم پیغمبر اور رسُول ہو تو اپنے پروردگار سے دُعا کرو کہ ہمارے لئے اس پتھر سے ایک شتر مادہ جو دس ماہ کا حمل رکھتی ہو باہر لادے تو خدا نے اُن کی خواہش کے مطابق ایک ناقہ اُس پتھر سے ظاہر کیا اور صالحؑ کو وحی کی کہ اُن لوگوں سے کہہ دو کہ خدا نے پانی ایک روز ناقہ کے لئے مخصوص کیا ہے اور ایک روز تم لوگوں کے لئے۔ اُونٹنی اپنے باری کے دن تمام پانی پی لیتی تھی۔ پھر لوگ اس کا دُودھ دوہتے اور تمام چھوٹے اور بڑے اس روز اس کے دودھ سے سیراب ہو جاتے تھے اور دُوسرے روز شہر کے لوگ اور تمام حیوانات پانی سے سیراب ہوتے تھے اور اس روز اونٹنی پانی نہیں پیتی تھی۔ اسی صورت سے جب تک خدا نے چاہا بسر ہُوئی۔ پھر ان لوگوں نے سرکشی کی اور آپس میں مشورہ کیا کہ اس ناقہ کو پے کردو اور چین کرو۔ ہم اس پر راضی نہیں ہیں کہ ایک روز پانی اس کے لئے ہو اور ایک روز ہمارے لئے جو اُس کو مارے گا تو ہم اُس کو اُجرت دیں گے۔ یہ سُن کر ایک مرد سُرخ بالوں والا کبود چشم اُن کے پاس آیا جس کے باپ کا پتہ نہ تھا اُس کو قدار کہتے تھے۔ نہایت شقی اور اُن لوگوں کے لئے نحس تھا۔ ان لوگوں نے اُس کے لئے اُجرت مقرر کی۔ جب اونٹنی اپنی باری کے روز پانی کی طرف گئی اور پانی پی کر واپس ہُوئی تو اُس شخص نے اُس کو تلوار سے ایک ضربت لگائی جس کا کوئی اثر نہ ہُوا۔ پھر دُوسری ضربت لگا کر اُس کو مار ڈالا۔ وُہ ایک پہلو کے بل زمین پر گر پڑی تو اُس کا بچّہ پہاڑ پر بھاگا اور تین مرتبہ آسمان کی طرف مُنہ کر کے فریاد کی۔ پھر تمام قوم صالحؑ جمع ہُوئی اور ہر ایک نے اُس اُونٹنی کو ضربت لگانے میں شرکت کی اور اُس کے گوشت کو

ترجمہ، (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (پیغمبر کو) جھٹلایا ﴿۱۱﴾ جب ان میں سے ایک نہایت بدبخت اٹھا ﴿۱۲﴾ تو خدا کے پیغمبر (صالح) نے ان سے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے عذر کرو ﴿۱۳﴾ مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو خدا نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا ﴿۱۴﴾ اور اس کو ان کے بدلہ لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں ﴿۱۵﴾ سورۃ الشمس

آپس میں تقسیم کر لیا اور کوئی چھوٹا اور بڑا باقی نہ رہا جس نے اُس کا گوشت نہ کھایا ہو۔ جب صالحؑ
نے یہ حال ملاحظہ فرمایا تو اُن کے پاس آئے اور کہا لوگوں تم نے یہ کیا غضب کیا کہ اپنے پروردگار
کی نافرمانی کی۔ اس وقت حق تعالیٰ نے صالحؑ کو وحی فرمائی کہ تمہاری قوم نے بغادت اور سرکشی کی
اور اونٹنی کا مار ڈالا جسے میں نے اُن کی طرف بھیجا تھا کہ اُن کے درمیان حجت ہو اور اس اُونٹنی کے
رہنے سے اُن کا کوئی نقصان نہ تھا بلکہ اُن کے لئے بہت بڑی نعمت تھی۔ لہٰذا اُن سے کہہ دو کہ میں
اپنا عذاب تین روز میں بھیجوں گا اگر انہوں نے توبہ نہ کی اور سرکشی سے باز نہ آئے تو ضرور اُن پر
عذاب نازل کروں گا۔ صالحؑ اُن کے پاس آئے اور فرمایا کہ لوگو میں تمہارے پروردگار کا رسُول
ہُوں وُہ فرماتا ہے کہ اگر توبہ کر لوگے اور سرکشی سے باز آؤ گے اور استغفار کروگے تو تمہارے گناہ
بخش دوں گا اور تمہاری توبہ قبول کروں گا۔ حضرتؑ نے جب اُن سے یہ فرمایا اُن کی بغاوت و
سرکشی اور زیادہ ہُوئی۔ ان لوگوں نے کہا اے صالحؑ جو کچھ ہم سے وعدہ کرتے ہو اگر سچےؒ ہو تو

ترجمہ، (اور) قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلا دیا ﴿۱۴۱﴾ جب ان سے ان کے بھائی صالح نے کہا
کہ تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ﴿۱۴۲﴾ میں تو تمہارا امانت دار ہوں ﴿۱۴۳﴾ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا
مانو ﴿۱۴۴﴾ اور میں اس کا تم سے بدلہ نہیں مانگتا۔ میرا بدلہ (خدا) رب العالمین کے ذمے ہے
﴿۱۴۵﴾ کیا وہ چیزیں (تمہیں یہاں میسر) ہیں ان میں تم بے خوف چھوڑ دیئے جاؤ گے ﴿۱۴۶﴾
(یعنی) باغ اور چشمے ﴿۱۴۷﴾ اور کھیتیاں اور کھجوریں جن کے خوشے لطیف ونازک ہوتے ہیں
﴿۱۴۸﴾ اور تکلف سے پہاڑوں میں تراش خراش کر گھر بناتے ہو ﴿۱۴۹﴾ تو خدا سے ڈرو اور
میرے کہنے پر چلو ﴿۱۵۰﴾ اور حد سے تجاوز کرنے والوں کی بات نہ مانو ﴿۱۵۱﴾ جو ملک میں فساد
کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ﴿۱۵۲﴾ وہ کہنے لگے کہ تم تو جادو زدہ ہو ﴿۱۵۳﴾ تم اور کچھ نہیں
ہماری طرح آدمی ہو۔ اگر سچے ہو تو کوئی نشانی پیش کرو ﴿۱۵۴﴾ صالح نے کہا (دیکھو) یہ اونٹنی ہے
(ایک دن) اس کی پانی پینے کی باری ہے اور ایک معین روز تمہاری باری ﴿۱۵۵﴾ اور اس کو کوئی
تکلیف نہ دینا (نہیں تو) تم کو سخت عذاب آ پکڑے گا ﴿۱۵۶﴾ تو انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ
ڈالیں پھر نادم ہوئے ﴿۱۵۷﴾ سو ان کو عذاب نے آن پکڑا۔ بے شک اس میں نشانی ہے۔ اور ان
میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے ﴿۱۵۸﴾ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے
﴿۱۵۹﴾ سورۃ الشعراء

لاؤ۔ صالحؑ نے فرمایا کہ یقیناً کل صبح تمہاری اس حالت میں ہو گی کہ تمہارے چہرے زرو ہوں گے اور دُوسرے روز سُرخ اور تیسرے روز تمہارے چہرے سیاہ ہو جائیں گے۔ غرض وعدہ کے مطابق پہلے روز صبح کو ان کے چہرے زرو ہو گئے۔ اس وقت ایک نے دُوسرے کے پاس جاکر کہا کہ صالحؑ نے جو کچھ کہا تھا وُہ عذاب تمہاری طرف آ پہنچا۔ تو سرکشی و بغاوت کرنے والوں نے کہا کہ ہم لوگ صالحؑ کی بات کو قبول نہ کریں گے اور اُن کے قول کو نہ مانیں کے خواہ صحیح ہو۔ پھر جب دُوسرا دن آیا اُن کے چہرے سُرخ ہو گئے۔ پھر اُن میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ جو کچھ صالحؑ نے کہا تھا وُہ عذاب آ گیا۔ لیکن اُن کے سرکشوں نے کہا کہ ہم ہلاک ہو جائیں گے مگر صالحؑ

ترجمہ، اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا) تو انہوں نے کہا کہ قوم! خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں آباد کیا تو اس سے مغفرت مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو۔ بے شک میرا پروردگار نزدیک (بھی ہے اور دعا کا) قبول کرنے والا (بھی) ہے ﴿٦١﴾ انہوں نے کہا کہ صالح اس سے پہلے ہم تم سے (کئی طرح کی) امیدیں رکھتے تھے (اب وہ منقطع ہو گئیں) کیا تم ہم کو ان چیزوں کے پوجنے سے منع کرتے ہو جن کو ہمارے بزرگ پوجتے آئے ہیں؟ اور جس بات کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو، اس میں ہمیں قوی شبہ ہے ﴿٦٢﴾ صالح نے کہا اے قوم! بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے (نبوت کی) نعمت بخشی ہو تو اگر میں خدا کی نافرمانی کروں تو اس کے سامنے میری کون مدد کرے گا؟ تم تو (کفر کی باتوں سے) میرا نقصان کرتے ہو ﴿٦٣﴾ اور یہ بھی کہا کہ اے قوم! یہ خدا کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی (یعنی معجزہ) ہے تو اس کو چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں (جہاں چاہے) چرے اور اس کو کسی طرح کی تکلیف نہ دینا ورنہ تمہیں جلد عذاب آ پکڑے گا ﴿٦٤﴾ مگر انہوں نے اس کی کانچیں کاٹ ڈالیں۔ تو (صالح نے) کہا کہ اپنے گھروں میں تم تین دن (اور) فائدہ اٹھالو۔ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہو گا ﴿٦٥﴾ جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے صالح کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو اپنی مہربانی سے بچا لیا۔ اور اس دن کی رسوائی سے (محفوظ رکھا)۔ بے شک تمہارا پروردگار طاقتور اور زبردست ہے ﴿٦٦﴾ اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو چنگھاڑ (کی صورت میں عذاب) نے آ پکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ﴿٦٧﴾ گویا کبھی ان میں بسے ہی نہ تھے۔ سن رکھو کہ ثمود نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ اور سن رکھو ثمود پر پھٹکار ہے ﴿٦٨﴾

کی بات نہ مانیں گے اور اپنے خداؤں کی عبادت ترک نہ کریں گے۔ جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔ نہ اُن لوگوں نے توبہ کی اور نہ اپنی سرکشی سے باز آئے۔ جب تیسرا روز آیا اُن کے چہرے سیاہ ہو گئے۔ پھر بعض نے بعض لوگوں کے پاس جاکر کہا کہ جو کچھ صالحؑ نے کہا سب واقع ہُوا اس وقت سب نے کہا کہ بیشک جو کچھ صالحؑ نے کہا تھا وہ آن پہنچا۔ آخر جب نصف شب ہوئی جبرئیلؑ نے آکر ایک نعرہ کیا جس سے ان کے کانوں کے پردے پھُٹ گئے، ان کے قلوب شگافتہ ہو گئے اور جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ وُہ لوگ اُس تیسرے روز اپنا حنوط و کفن کر چکے تھے اور جانتے تھے کہ اب عذاب نازل ہو گا۔ غرض سب کے سب یکبارگی مر گئے اُن میں کوئی بولنے والا باقی نہ رہا۔ خدا نے ان سب کو ہلاک کر دیا اور ان کو صبح اس حالت میں ہُوئی کہ وہ اپنے مکانوں اور خوابگاہوں میں مردہ پڑے تھے۔ پھر حق تعالیٰ نے اس آواز کے ساتھ ایک آگ آسمان سے نازل کی جس نے سب کو جلا دیا۔ روایت میں یہ بھی وارد ہُوا ہے کہ ناقہ کے پے کرنے کا سبب یہ تھا کہ ایک عورت تھی جس کو ملکہ کہتے تھے وُہ قوم ثمود کی ملکہ ہو گئی تھی۔ جب لوگوں نے صالحؑ کی طرف رُخ کیا اور ریاست ان حضرت کی طرف منتقل ہوئی ملکہ نے آنحضرتؑ پر حسد کیا۔ قطام

ترجمہ، پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میں تم کو ایسے چنگھاڑ (کے عذاب) سے آگاہ کرتا ہوں جیسے عاد اور ثمود پر چنگھاڑ (کا عذاب آیا تھا) ﴿۱۳﴾ جب ان کے پاس پیغمبر ان کے آگے اور پیچھے سے آئے کہ خدا کے سوا (کسی کی) عبادت نہ کرو۔ کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے اُتار دیتا سو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے ﴿۱۴﴾ جو عاد تھے وہ ناحق ملک میں غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون ہے؟ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں بہت بڑھ کر ہے۔ اور وہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے رہے ﴿۱۵﴾ تو ہم نے بھی ان پر نحوست کے دنوں میں زور کی ہوا چلائی تاکہ ان کو دنیا کی زندگی میں ذلت کے عذاب کا مزہ چکھا دیں۔ اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی ذلیل کرنے والا ہے اور (اس روز) ان کو مدد بھی نہ ملے گی ﴿۱۶﴾ اور جو ثمود تھے ان کو ہم نے سیدھا رستہ دکھا دیا تھا مگر انہوں نے ہدایت کے مقابلے میں اندھا دھند رہنا پسند کیا تو ان کے اعمال کی سزا میں کڑک نے ان کو آ پکڑا۔ اور وہ ذلت کا عذاب تھا ﴿۱۷﴾ اور جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے ان کو ہم نے بچا لیا ﴿۱۸﴾ سورۃ حٰم السجدۃ

نامی اُس قوم کی ایک عورت تھی جو قدار بن سالف کی معشوقہ تھی اور ایک دوسری عورت جس کا نام اقبال تھا اور وُہ مصدع کی معشوقہ تھی اور قدار اور مصدع ہر شب باہم بیٹھ کر شراب پیتے تھے۔ ان ملعونہ سے ملکہ نے کہا کہ اگر آج رات قدار اور مصدع تمہارے پاس آئیں تو اُنسے تم دونوں رنجیدگی ظاہر کرو اور کہو کہ ہم ناقہ و صالحؑ کے لئے مغموم و محزون ہیں جب تک تم ناقہ کو پے نہ کرو گے ہم تم سے خوش نہ ہوں گے۔ جب قدار اور مصدع اُن کے پاس آئے تو اُنہوں نے دونوں نے یہ بات کہی ان دُونوں نے قبول کیا کہ ناقہ کو پے کریں گے۔ سات شخصوں کو اور اپنا ہم خیال بنایا پھر ناقہ کو پے کیا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ شہر میں نو اشخاص تھے جو زمین میں فساد کرتے تھے اور اصلاح نہیں ہونے دیتے تھے۔ جب ناقہ کے پاؤں قطع کر چکے تو وہی نو آدمی جنہوں نے ناقہ کو پے کیا تھا کہنے لگے کہ آؤ صالحؑ کو بھی مار ڈالیں کیونکہ اگر اُس نے عذاب کی خبر سچ بیان کی ہے تو ہم اس سے پہلے ہی قتل کر چکے ہوں گے اور اگر اُس نے غلط کہا ہے تو ناقہ کے پاس اُسے بھی پہنچا چکے ہوں گے۔ یہ مشورہ کر کے رات کو وُہ اُس غار پر آئے جہاں آپؑ عبادت کرتے تھے تو حق تعالی نے فرشتوں کو بھیجا جنہوں نے آپؑ کی حفاظت کی اور اُن لوگوں کو پتھر سے مار مار کر ہلاک کر ڈالا۔

ترجمہ، اور عاد اور ثمود کو بھی (ہم نے ہلاک کر دیا) چنانچہ اُن کے (ویران گھر) تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں اور شیطان نے اُن کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے اور ان کو (سیدھے) رستے سے روک دیا۔ حالانکہ وہ دیکھنے والے (لوگ) تھے ﴿۳۸﴾ سورة العنكبوت

ترجمہ، کھڑ کھڑانے والی (جس) کو ثمود اور عاد (دونوں) نے جھٹلایا ﴿٤﴾ سو ثمود تو کڑک سے ہلاک کر دیئے گئے ﴿٥﴾ سورة الحاقة

ترجمہ، (یعنی) فرعون اور ثمود کا ﴿۱۸﴾ لیکن کافر (جان بوجھ کر) تکذیب میں (گرفتار) ہیں ﴿۱۹﴾ اور خدا (بھی) ان کو گردا گرد سے گھیرے ہوئے ہے ﴿۲۰﴾ سورة البروج

ترجمہ، اور (قوم) ثمود (کے حال) میں (نشانی ہے) جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھالو ﴿۴۳﴾ تو انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی۔ سو ان کو کڑک نے آپکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے ﴿٤٤﴾ پھر وہ نہ تو اُٹھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ مقابلہ ہی کر سکتے تھے ﴿٤٥﴾
سورة الذاريات

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ